

مکتوب (۶۶)

عبداللہ ابن عباس کے نام

یہ خط اس سے پہلے دوسری عبارت میں درج کیا جا چکا ہے۔
 بندہ کبھی اس شے کو پا کر خوش ہونے لگتا ہے جو اس کے ہاتھ سے
 جانے والی تھی ہی نہیں اور ایسی چیز کی وجہ سے رنجیدہ ہوتا ہے جو اسے
 ملنے والی ہی نہ تھی۔ لہذا لذت کا حصول اور جذبہ انتقام کو فرو کرنا ہی
 تمہاری نظروں میں دنیا کی بہترین نعمت نہ ہو، بلکہ باطل کو مٹانا اور حق کو
 زندہ کرنا ہو۔ اور تمہاری خوشی اس ذخیرہ پر ہونا چاہیے جو تم نے آخرت
 کیلئے فراہم کیا ہے اور تمہارا رنج اس سرمایہ پر ہونا چاہیے جسے صحیح
 مصرف میں صرف کئے بغیر چھوڑ رہے ہو اور تمہیں فکر صرف موت کے
 بعد کی ہونی چاہیے۔

---☆☆---

مکتوب (۶۷)

دالی مکہ تھم ابن عباس کے نام

لوگوں کیلئے حج کے قیام کا سر و سامان کرو، اور اللہ کے یادگار دنوں
 کی یاد دلاؤ، اور لوگوں کیلئے صبح و شام اپنی نشست قرار دو۔ مسئلہ پوچھنے
 والے کو مسئلہ بتاؤ، جاہل کو تعلیم دو اور عالم سے تبادلہ خیالات کرو۔
 اور دیکھو لوگوں تک پیغام پہنچانے کیلئے تمہاری زبان کے سوا کوئی سفیر
 نہ ہونا چاہیے، اور تمہارے چہرے کے سوا کوئی تمہارا دربان نہ ہونا
 چاہیے، اور کسی ضرورت مند کو اپنی ملاقات سے محروم نہ کرنا۔ اس لئے
 کہ پہلی دفعہ اگر حاجت تمہارے دروازوں سے ناکام واپس کر دی گئی
 تو بعد میں اسے پورا کر دینے سے بھی تمہاری تعریف نہ ہوگی۔

اور دیکھو تمہارے پاس جو اللہ کا مال جمع ہو اسے اپنی طرف کے
 عیال داروں اور بھوکے ننگوں تک پہنچاؤ۔ اس لحاظ کے ساتھ کہ وہ

(۶۶) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ بِخِلَافِ هَذِهِ الرَّوَايَةِ
 أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ الْمَرْءَ لَيَفْرَحُ بِالشَّيْءِ
 الَّذِي لَمْ يَكُنْ لَيَقُوتُهُ، وَ يَحْزَنُ عَلَى
 الشَّيْءِ الَّذِي لَمْ يَكُنْ لَيُصِيبُهُ، فَلَا يَكُنْ
 أَفْضَلَ مَا نِلْتَ فِي نَفْسِكَ، مِنْ دُنْيَاكَ بُلُوغَ
 لَدَّةٍ، أَوْ شِفَاءَ غَيْظٍ، وَ لَكِنْ إِطْفَاءَ بَاطِلٍ،
 أَوْ أَحْيَاءَ حَقٍّ، وَ لِيَكُنْ سُورُوكَ بِمَا
 قَدَّمْتَ، وَ أَسْفُكَ عَلَى مَا خَلَّفْتَ، وَ هَبَّكَ
 فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ.

-----☆☆-----

(۶۷) وَمِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى قُتَيْبِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَ هُوَ عَامِلُهُ عَلَى مَكَّةَ
 أَمَّا بَعْدُ! فَأَقِمِ لِلنَّاسِ الْحَجَّ، ﴿١﴾ وَ
 ذَكِّرْهُمْ بِأَيِّمِ اللَّهِ ﴿٢﴾، وَ اجْلِسْ لَهُمُ
 الْعَصْرَيْنِ، فَأَنْتِ الْمُسْتَفْتَى، وَ عِلْمِ
 الْجَاهِلِ، وَ ذَا كِرِ الْعَالِمِ، وَ لَا يَكُنْ لَكَ إِلَى
 النَّاسِ سَفِيْرٌ إِلَّا لِسَانَكَ، وَ لَا حَاجِبٌ إِلَّا
 وَجْهَكَ، وَ لَا تَحْجُبَنَّ ذَا حَاجَةٍ عَنْ لِقَائِكَ
 بِهَا، فَإِنَّهَا إِنْ ذِيدَتْ عَنْ أَبْوَابِكَ فِي أَوَّلِ
 وَرْدِهَا، لَمْ تُحْبَدْ فِيمَا بَعْدُ عَلَى قَضَائِهَا.

وَ انْظُرْ إِلَى مَا اجْتَمَعَ عِنْدَكَ مِنْ مَالِ
 اللَّهِ فَاصْرِفْهُ إِلَى مَنْ قَبْلَكَ، مِنْ ذَوِي

استحقاق اور احتیاج کے صحیح مرکزوں تک پہنچے اور جو اس سے بچ رہے اسے ہماری طرف بھیج دو، تاکہ ہم اسے ان لوگوں میں بانٹیں جو ہمارے گرد جمع ہیں۔

اور مکہ والوں کو حکم دو کہ وہ باہر سے آکر ٹھہرنے والوں سے کرایہ نہ لیں، کیونکہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے کہ: ”اس میں عاکف اور بادی یکساں ہیں۔“ ”عاکف“ وہ ہے جو اس میں مقیم ہو اور ”بادی“ وہ ہے جو باہر سے حج کیلئے آیا ہو۔ خداوند عالم ہمیں اور تمہیں پسندیدہ کاموں کی توفیق دے۔ والسلام۔

--☆☆--

مکتوب (۶۸)

اپنے زمانہ خلافت سے قبل سلمان فارسی رحمہ اللہ کے نام سے تحریر فرمایا تھا:

دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جو چھونے میں نرم معلوم ہوتا ہے مگر اس کا زہر مہلک ہوتا ہے۔ لہذا دنیا میں جو چیزیں تمہیں اچھی معلوم ہوں ان سے منہ موڑے رہنا، کیونکہ ان میں سے تمہارے ساتھ جانے والی چیزیں بہت کم ہیں۔ اس کی فکروں کو اپنے سے دور رکھو، کیونکہ تمہیں اس کے جدا ہو جانے اور اس کے حالات کے پلٹا کھانے کا یقین ہے۔ اور جس وقت اس سے بہت زیادہ وابستگی محسوس کرو اسی وقت اس سے زیادہ پریشان ہو، کیونکہ جب بھی دنیا دار اس کی مسرت پر مطمئن ہو جاتا ہے تو وہ اسے سختیوں میں جھونک دیتی ہے، یا اسکے اُنس پر بھروسا کر لیتا ہے تو وہ اس کے اُنس کو وحشت و ہراس سے بدل دیتی ہے۔

--☆☆--

الْعِيَالِ وَ الْمَجَاعَةِ، مُصِيبًا بِهِ مَوَاضِعَ الْفَاقَةِ وَ الْخَلَاتِ، وَ مَا فَضَلَ عَنْ ذَلِكَ فَاحْبِلْهُ الْيَنَّا، لِنَقْسِيَهُ فَيَمِنَ قِبَلَنَا.

وَ مُرْ اَهْلَ مَكَّةَ اَنْ لَا يَأْخُذُوا مِنْ سَاكِنِ اجْرًا، فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ يَقُولُ: ﴿سَوَاءٌ لِّلْعَاكِفِ فِيهِ وَ الْبَادِ﴾، فَالْعَاكِفُ الْمُقِيمُ بِهِ، وَ الْبَادِ الَّذِي يَحْجُّ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِ، وَفَقْنَا اللّٰهَ وَ اَيَّاكُمْ لِيَحَابِّهٖ، وَ السَّلَامُ.

-----☆☆-----

(۶۸) وَمِنْ كِتَابِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَيَّامِ خِلَافَتِهِ:

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّمَا مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ الْحَيَّةِ، لَيِّنٌ مَّسْهًا، قَاتِلٌ سَهًّا، فَاعْرِضْ عَمَّا يُعْجِبُكَ فِيهَا، لِقَلَّةِ مَا يَصْحَبُكَ مِنْهَا، وَ ضَعْ عَنكَ هُمُومَهَا، لِمَا اَيَقَنْتُ مِنْ فِرَاقِهَا وَ تَصَرُّفِ حَالَاتِهَا. وَ كُنْ اُنْسَ مَا تَكُونُ بِهَا اَحْذَرَ مَا تَكُونُ مِنْهَا، فَاِنَّ صَاحِبَهَا كَلَّمَا اَطْمَانَ فِيهَا اِلَى سُرُورٍ، اَشْخَصْتَهُ عَنْهُ اِلَى مَحْذُورٍ، اَوْ اِلَى اِيْنَاسٍ اَزَّالَتْهُ عَنْهُ اِلَى اِيْحَاشٍ، وَ السَّلَامُ.

-----☆☆-----